

"اسلام اقلیتوں کے حقوق"

اور پاکستان میں

اقلیتوں کا درجہ"

④ تعارف

⑤ اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

⑥ پاکستان میں اقلیتوں کا درجہ

④ حاصل کلام

① تعارف

اسلام سب سے پہلے تمام انسانوں کی بنیاد

جن چیزوں پر رکھتا ہے ان میں انسانوں کے

یاد بھی احرام، وقار اور مساوات سب سے اہم

ہیں۔ حقوق کو انگریزی میں "Rights" کہتے ہیں اور

اس کے متبادل فرائض ہیں "Duties"۔ اسلام کے مطابق

ایک کا حق دوسرے پر فرض ہے اور دوسرے کا حق

پہلے در فرض ہے۔ جب حقوق فرائض ادا کر دیئے

جائیں گے تو حقوق خود بخود ادا ہو جائیں

گے۔ اسلام تمام انسانوں کو یکساں حقوق فراہم کرتا

ہے۔ اور اس حوالے سے بین الاقوامی استات میں

فتح مکہ کے موقع پر، میثاق مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع

اور اس میں میثاق مدینہ، امت اہم جس میں غیر

مسلموں کے حقوق کو واضح کیا گیا۔ آئیے دیکھتے

ہیں غیر مسلموں کے حقوق اسلام کی روشنی میں۔

② اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق

دین

اسلام میں جب مدینہ کی ریاست بنی تو اس میں
جو حقوق غیر مسلموں کو دیئے گئے وہ آج بھی ایک
روشن مثال ہے دنیا میں۔ جیسا کہ قرآن میں
ارشاد ہے۔

"دین میں کوئی جبر نہیں"
(البقرہ)

اس

حوالے سے سیرت طیبہ میں کئی روشن مثالیں
موجود ہیں۔ ایمانی ان سے آپ نے جو بحالہ ۵
کیا اس کی چند شقیں مندرجہ ذیل ہیں۔
۱۔ ان کے پادریوں، گوشہ نشینوں اور کابینہ گرفت نہ ہوگی۔
۲۔ ان کی حاجتی کی وجہ سے ان کو حق نہیں سمجھا جائے گا۔
۳۔ وہ قتل از اسلام کے مقتل کے موافق سے بری ہیں۔
۴۔ ہمارے جنگوں میں شرکت سے مستثنیٰ ہیں۔
۵۔ ہمارا شکر ان پر حملہ نہیں کرے گا۔
۶۔ ہماری عدالتوں میں دعویٰ پیش کرنے کی صورت میں
انصاف ملے گا۔

۷۔ اگر کوئی شخص ان میں سے اپنے ~~خاندان~~ خاندان
سے سود لیتا ہے تو وہ ہماری زبرداری سے محرم ہے
۸۔ کسی فرد کو دوسرے فرد کے عوض میں گرفت نہ
ہوگی۔

قرآن مجید میں، حدیث رسول اور سیرت
طیبہ کی روشنی میں غیر مسلموں کے حقوق کے حوالے
سے چند بنیادی حوالہ درج ہیں۔ اور ان میں سے
میتاق مدینہ بہت اہم ہے۔

① زندگی کے تحفظ کا حق

اسلامی ریاست میں جیسے

مسلمانوں کی زندگی کا تحفظ اہم ہے۔ اُسی طرح غیر مسلموں کی زندگی کا تحفظ اہم ہے۔ اس حوالے سے ایک واقعہ ہے۔ جو کہ مذکورہ ذیل:-

ایک دفعہ

نئی کراچی کے دور میں ایک مسلم مسلمان سے غیر مسلم کا قتل ہو گیا۔ تو اس کے قصاص میں اس کی بیوی کو قتل کر دیا گیا۔ اور فرمایا

”میرے لیے غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت

سے اہم فرض ہے۔ (پیشی، السنن الکبریٰ)

اسی طرح ایک دفعہ حضرت علیؑ نے اسلامی ریاست میں کسی چیز کا فیصلہ سناتے ہوئے اس کے اصول بتا دیے۔ جو یہادی غیر مسلم (عالمی) سے ان کا خون الوداع ہمارا خون برابر ہے اُن کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے۔

② نجی زندگی کے تحفظ کا حق

اسلام میں سب کی

نجی زندگی اہم ہے۔ اور اس کی حفاظت بھی ملوٹی بھی مسلمان کسی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت نہیں جاسکتا۔ اور یہ سب غیر مسلم اور مسلم دونوں کے لیے برابر ہے۔

③ سال کے تحفظ کا حق

اسلامی ریاست میں

ایک مسلمان کے مال کی حفاظت ہوتی ہے ویسے
ہی ایک غیر مسلم کے مال کی حفاظت ہوگی۔ حضرت
علیؑ کا قول ہے۔

”ان کے مال ہمارے مالوں
کی طرح ہے۔“

اگر کوئی غیر مسلم شراب
یا ~~خنزیر~~ خنزیر کا گوشت کا کاروبار کرتا ہے اور
اس کو کوئی مسلمان لوٹ لے تو اس مسلمان کو فرقت ہے
کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ لہذا فقہ حنفی
کی کتاب ”الذم المختار“ میں درج ہے۔
”مسلمان اس کی شراب یا سور کی قیمت ادا کرے گا۔“
گا اگر وہ تلف کرے۔“

(4) مذہبی آزادی کا حق

اسلام نے غرضوں کو مکمل مذہبی
آزادی دی ہے۔ آپؐ کا جو اہل کفران سے معاملہ
ہے۔ اُس میں صاف ظاہر ہے کہ اُن مکمل مذہبی آزادی
دی گئی تھی۔

”اُن کے پادریوں، گوشہ نشینوں اور کھانپوں
پر کوئی گرفت نہیں۔“

(5) معاشی آزادی کا حق

غیر مسلم ہر طرح کا رزق
کما سکتے ہیں۔ اُن پر کوئی پابندی نہیں۔ وہ بیکل
مسلمانوں کی طرح کاروبار کر سکتے سولے ایسے کاروبار
کے جو ریاست کو اجتماعی طور پر نقصان پہنچائے۔
اسکے علاوہ وہ ہر طرح کا پیشہ اختیار کر سکتا ہے۔

6) مکمل شری آزادی کا حق

اسلامی ریاست میں

اقلیتیں اپنے عائلی قوانین (نکاح یا طلاق) میں اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کریں گے۔

7) عسکری خدمات سے استثنیٰ کا حق

اقلیتوں

کو عسکری خدمات سے استثنیٰ ہے۔ ملک کی حفاظت تنہا مسلمان پر فرض ہے۔ یاں اگر وہ اپنی سرحدی سے شامل ہونا چاہے تو یہ ہو سکتا ہے۔

8) اقلیتوں سے معاہدے کی پاسداری، اسلامی ریاست کا فرض

اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ

معاہدہ کی پاسداری کرے۔ اس حوالے سے ~~فقہ~~ فقہیہ و علاحدہ کاساتی خضرات ہیں۔

عقد ذمہ سمجھانوں کے لیے لازم ہے یعنی اس کو اس کے توڑنے کا اختیار نہیں ہے جب کہ دوسرے طرف ذمہوں پر لازم ہے کہ جب تک چاہے معاہدہ پر قائم رہے اور جب چاہے توڑ دے۔

(کاساتی، بدائع الصنائع)

9) اقلیتوں کی حفاظت اسلامی ریاست کی ذمہ داری

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو قومی خدمات سے استثنیٰ

ہے۔ لیکن وہ ملکی طور پر ریاست میں اپنا حصہ

ڈالنے میں جیسے چڑھ سکتے ہیں۔ اس جزوے

کے بدلے میں ان کی جان، مال اور عزت کی

حفاظت ریاست کا فرض ہے۔ حضرت عمرؓ نے

ایک ڈی کو بھیگ مانتے دیکھا تو پوچھا کیوں بھیگ
 مانگ رہے ہو اس نے کہا بوڑھا ہوں، ضرورت تھ
 بھی اور جزیہ بھی دینا ہے۔ تو اس پر آپ اس
 کو اپنے گھر لے گئے اور ضرورت کی چیزیں دیں۔ اور
 پھر بیت المال کے **قنائس** ~~سینکڑوں~~ کو حکم دیا
 اس چھ افراد سے جزیہ ختم کر دو کیونکہ یہ کوئی
 انصاف کی بات نہیں کہ جوانی میں ان سے جزیہ
 وصول کیا جائے اور بڑھاپے میں ان کو سوا۔

(ابن قدامہ)
 المعنی

② ایک مشہور مستشرق کا اتراف

اقلیتوں کو
 اسلامی حکومت میں مو حقوق حاصل تھے اس حوالے
 سے ایک مشہور مستشرق و لیم وارٹ کا مناج

"عیسائی، عرب مسلم حکمران کے اقتدار میں
~~بکھڑی~~ بطور ڈی خود کو یونانی اور بازنطینی حکمرانوں
 کی رعیت میں ~~رہتے~~ رہتے سے زیادہ حقوق اور بہتر سمجھتے
 تھے۔"

④ پاکستان میں اقلیتوں کا درجہ

پاکستان
 ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے۔ جس میں مختلف
 مذاہب کے مانتے والے افراد لیتے ہیں۔ جن میں
 عیسائی، ہندو اور سکھ اور بھی اقلیتیں شامل ہیں۔
 آئین پاکستان ان کو برابر شہری قرار دیتا ہے۔

اور انہیں مذہبی آزادی، جان و مال کا تحفظ کے
لوگ حقوق دیتا ہے۔

① آئینی حیثیت۔

آئین پاکستان کے مطابق

اقلیتوں کو مکمل شہری حقوق حاصل ہیں۔
آرٹیکل 25 = ہر شہری کو مذہبی آزادی کی ضمانت

دیتا ہے۔ مطلب ہر فرد اپنے مذہب پر عمل کر سکتا

اور اپنی عبادت گاہیں قائم کر سکتا ہے۔

آرٹیکل 22 = مساوات کے اصول کو بیان کرتا ہے کہ
تمام شہری قانون کے سامنے برابر ہیں۔

آرٹیکل 36 = یہ خاص طور پر ریاست کو یاد دلاتا ہے کہ وہ
اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کرے۔

یہ دفعات

ثابت کرتی ہیں کہ پاکستان کا ~~اقلیتوں~~ قانونی ڈھانچہ
اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

② مذہبی اور سماجی حقوق پاکستان میں

اسلام

کے اصولوں کے مطابق بھی غیر مسلم شہریوں کو مذہبی کے
طور پر تحفظ حاصل ہے۔ مطلب ان کی جان و مال، عزت
اور عبادت گاہوں کا تحفظ ریاست پر لازم ہے۔ کیونکہ
وہ بھی ریاست کے ذمہ دار شہری ہیں۔

عملی طور پر

پاکستان میں اقلیتوں اپنی عبادت گاہیں آزادانہ
طور پر سرانجام دیتی ہیں۔ پاکستان میں
گرجا گھر، مندر اور گوردوارے موجود ہیں۔ اور

بعض موقع پر حکومت ان کی سرمت یا بحالی کو
کے منصوبے بھی چلاتی ہے۔ اور پاکستان میں
غیر مذہبی تہوار بھی منائے جاتے ہیں۔ ان میں
اقلیتوں کو کھلی اجازت دی جاتی ہے۔

5) سیاسی و معاشرتی نمائندگی

پاکستان
کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں
کے لیے مخصوص نشستیں رکھی گئی ہیں۔ مثلاً
وہ یا کسی سازی میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس
کے علاوہ بعض اقلیتی افراد کو سرکاری عہدوں
اور مشاورتی کونسلوں میں بھی نمائندگی دی
جاتی ہے۔ جیسا کہ جسٹس (17) اے آر کارنیلین
یہ چیف جسٹس آف پاکستان رہے وٹو وٹو

5) حاصلیت

اسلام تمام انسانوں کے حقوق
کی بات کرتا ہے۔ اور جب بات غیر مسلموں کے حقوق
کو بارے میں دیتا تو اسلام نہایت سلیبی ان کے
حقوق سیرت نئی کی روکھتا ہے۔ بٹا پکا ہے
اور اسلام نے مسلمانوں کو بھی ان کے حقوق دے
ہیں جو ایک مسلم کے ہیں۔ اور پاکستان میں
کبھی تمام لوگوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں
پاکستان آفاقیں غیر مسلموں کے حقوق کو
واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ اور ان کو مذہبی آزادی
اور جان و مال کا تحفظ اور لے ابری دیتا ہے۔
یا سندن میں انا کہ ہر شخص پر حق حاصل ہے
فواہ وہ قانونی ہوں سماجی یا معاشرتی یا مذہبی ہوں۔

سوال نمبر 2

اسلام میں انسان کا مقام

تعارف
اسلام میں انسان کا مقام
حاصل کلام

① تعارف

اسلام انسان کو کائنات کی سب سے اعلیٰ اور باعزت مخلوق قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم، عقل، ارادہ اور اختیار عطا کیا تاکہ وہ زمین پر اپنی ذمہ داری اچھی طرح ادا کرے۔ اسلام کل میں انسان کا مقام حسن جسمانی نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور سماجی لحاظ سے بھی بلند ہے۔ اللہ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے تاکہ وہ اس کا شکر ادا کر سکے۔ انسان کی تخلیق کا مقصد صرف دنیاوی زندگی گزارنا نہیں بلکہ اللہ کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اس میں صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج شامل ہیں بلکہ خدمتِ خلق اور اخلاقی برتری بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کہا ہے۔ جیسا قرآن میں ہے۔

”اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی۔“

(القرآن)

آئے اسلام میں انسان کا مقام دیکھتے ہیں۔

① انسان کی تخلیق اور اس کا مقصد

اسلام کے مطابق

انسان کی تخلیق صرف دنیاوی زندگی گزارنا ہی نہیں بلکہ اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف

اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔“

(القرآن)

عبادت صرف

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہی حدود نہیں بلکہ اس میں عدل، خدمت خلق، علم کا حصول اور اخلاقی برتری شامل ہے۔ انسان کا اہل مقصد اللہ کے قانون کو اس زمین پر قائم کرنا اور ظلم و فساد کو روکنا ہے۔

② انسان کی فضیلت — اشرف المخلوقات

اسلامی

تعلیمات میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ یعنی تمام مخلوقات میں سے افضل۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ نعمتیں عطا کی جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کی گئی۔ مثلاً عقل، علم، اختیار اور زبان۔ یہ سب نعمتیں اس کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ اپنے حقیقی حلقہ کو پہچان سکے اور ایک مقصد کے تحت زندگی گزارے۔ انسان کو فضیلت اس لیے دی گئی ہے کہ وہ خیر اور شر میں تمیز کرے، نیکی کو اپنے اور بدی سے بچے۔ اگر انسان اپنی عقل کا

دوست استعمال ہے تو وہ خرشتوں سے بھی بلند مقام
یا سکتا ہے اور اگر برائیوں میں پڑ جائے تو وہ
حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

⑤ انسان اللہ کا نائب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہیں کہ ہمیں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

یہ آیت انسان کی عظمت اور ذمہ داری دونوں کو
ظاہر کرتی ہے۔ خلافت کا مطلب ہے کہ
انسان زمین پر اللہ کے احکامات کے مطابق عمل و
انصاف کا نظام قائم کرے۔ وہ اللہ کی نعمتوں
کا امین ہے ممالک میں۔ اس خلافت کا تقاضا
ہے کہ انسان زمین پر امن، انصاف اور مساوات
کو فروغ دے۔ اور ظلم و فساد سے بچے اور تمام
مخلوقات کے حقوق کا خیال رکھے۔

⑥ عقل و علم کی نعت

اسلام نے انسان کو عقل

اور علم کی روشنی عطا کی ہے تاکہ وہ سچائی کو پہچان
سکے۔ ایسی عقل انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز
بناتی ہے۔ اسلام علم پر علم کے عبادت کا درجہ
دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت
پر فرض ہے۔

علم کے ذریعے انسان
اپنی ذات، کائنات اور خالق کو پہچانتا ہے۔ ایک
پاشعور انسان ایسی انصاف، ترقی اور امن کی بنیاد
رکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد فرمایا گیا

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے

پیدا کیا۔ (القرآن)

5 اخلاقی و روحانی ذمہ داری

اسلام میں انسان کا

صرف جسمانی وجود ہی نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی
وجود بھی ہے۔ اسے نیکی اور بری کا شعور دیا

گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

”پھر ہم نے اسے نیکی اور بری کا شعور دیا“ (التین)

آیت بتاتی ہے کہ انسان کے پاس اختیار موجود ہے

کہ وہ نیکی کا راستہ بھی چل سکتا ہے اور برا بھی

کا بھی۔ اسلام انسان کو خود احتسابی، سچائی، امانت

داری، اہر، شکر، انصاف جیسی صفات لینا

کا حکم دیتا ہے۔ یہی صفات انسان کو بلند مقام تک

پہنچاتی ہیں۔

6 خود احتسابی اور جواب دہی

اسلام میں انسان

کو مکمل آزادی دی گئی ہے مگر اس کے ساتھ جواب

دہی کی ذمہ داری بھی عائد کر دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

”جو راہ برابر بھی نیکی کرے گا

وہ اسے دیئے گا۔“ (القرآن)

یہ تصور انسان میں

امان سے ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر

عمل کا بدلہ ملے گا۔ اسی اساس اس کے کردار کو سنوارنا

ہے۔ اور اسے انصاف، عدل اور تقویٰ کی راہ پر

ضام رکھتا ہے۔

۱۰ مساوات اور تقویٰ کا معیار

اسلام میں کسی
انسان کی فضیلت اس کے مال، رنگ یا نسل میں
بلکہ تقویٰ میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

”اللّٰہ کے نزدیک تم میں سب سے

زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے

زیادہ پرہیزگار ہے“ (القرآن)

یہ آیت (اسلامی)

معاشرت کی بنیاد ہے۔ اسلام سب انسانوں کو
برابر سمجھتا ہے۔ ~~حاجے وہ خرب ہو یا کچھ،~~
~~اچیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا۔ حقیقی~~
~~عزت لطف پرہیزگاری میں ہے۔~~

۱۱ انسان کا مقصد حیات

انسان کا مقصد اسلام

میں صرف دنیاوی آسائشیں نہیں ہے۔ بلکہ

بلکہ روحانی کمال اور آخرت کی کامیابی ہے۔

دنیا انسان کے لیے آزمائش کا گھر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

”جس نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا

تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون

سریع عمل کرتا ہے“ (القرآن)

یہ آیت واضح

کرتی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں اچھے اعمال کے

ذریعے اپنی حیثیت ثابت کرنی ہے۔

③ خدمت خلق انسانیت کا اصل معیار

انسان کو صرف عبادت گزار نہیں بلکہ خدمت گزار
دیکھا جاتا ہے۔ حدیث

"تم میں سے سب سے بڑا وہ ہے جو
دوسروں کے لیے زیادہ نفع بخش ہے"

خدمت خلق اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ غریبوں کی
مدد، یتیموں کی پرورش، یتیم خانوں کی تعمیر و مرمت اور
صحلائی انصاف کا قیام انسان کے بلند مقام کا
ظہار ہے۔ جو دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے
وہ اللہ کے نزدیک سب سے عزیز ہے۔

④ ماحولیاتی ذمہ داری

انسان کو کائنات امانت
کے طور پر دی گئی ہے۔ زمین، جنگلات، پانی
اور جانور سب اللہ کی مخلوق ہیں جس کے
ساتھ انصاف کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔
"زمین میں اصلاح کے

بعد فساد نہ پھیلاؤ"
(القرآن)

تو اذن ہر امر اور کلمہ کا حکم دیتی ہے انسان کو
قدرتی وسائل کا استعمال اعتدال سے کرنا چاہیے۔
کیونکہ وہ ان کا مالک نہیں بلکہ امین ہے

⑤ اسلام میں عورت اور مرد کی برابری

اسلام

نہ مرد اور عورت کو برابر ہی کا درجہ دیا ہے۔ دونوں کو عقل، اختیار اور جزا و سزا کا مساوی حق حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

”میں تم میں سے کسی کا عمل کرنے والے کا عمل نہ نائج نہیں کروں گا خواہ وہ مرد یا عورت“ (قرآن)

اسلام نے عورت

کو عزت، وارثت، تعلیم اور رائے کے حق دیے ہیں۔ یہ بھی انسان کی عظمت کی دلیل ہے کہ اسلام نے ہر فرد کو باوقار مقام دیا۔

۵ حاصل کلام۔

اسلام کے نزدیک انسان کا شناختی

مرکز اور مقصد تخلیق کا حاصل ہے۔ وہ خالق کا نائب

زمین کا امین اور اخلاقی اقدار کا پاسدار ہے۔

اللہ نے اسے عقل، علم، ارادہ اور ذہن دے دی تاکہ

وہ علم، تقویٰ، خدمت اور انصاف پر مبنی

زندگی گزارے۔ اسلام انسان کو نہ صرف دنیا میں

کامیاب دیکھنا چاہتا ہے بلکہ آخرت میں بھی

سرفرو دیکھنا چاہتا ہے۔ حقیقی انسان وہ ہے

جو اپنی عقل، ایمان، کردار اور خدمت کے ذریعے

خالق کی فوضنودی حاصل کرے۔ اس طرح اسلام

کی نظر میں انسان کا مقام نہایت بلند اور باوقار

ہے۔ وہ اللہ کی عبادت کا محافظ اور زمین پر اس

سے نظام عدل کا علمبردار ہے۔